سرکاری رپورٹ

دسواں اجلاس

چوتھی

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ سہ شنبہ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۸۹ء بمطابق ۲۴ صفر المظفر ۱۴۱۰ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱ -	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	
۲ -	میر غوث بخش بزنجو مرحوم کی وفات پر پیش کی جانیوالی قراردادیں۔ (منجانب میر دوست محمد محمد حسنی و نواب محمد اسلم رئیسانی)	
۳ -	اسمبلی کے موجودہ اجلاس کیلئے صدر نشینوں کے تقرر کا اعلان۔ رخصت کی درخواستیں تحریک استحقاق	
۴ -	تحریک التواء منجانب: نواب محمد اسلم رئیسانی۔ بسلسلہ واپڈا ورکرز یونین کے نمائندوں کی بھوک ہڑتال۔	
۵ -	بلوچستان صوبائی اسمبلی کی مالیاتی کمیٹی کی رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا۔	
۶ -	قرارداد نمبر ۱ منجانب میر ہمایوں خان مری۔ وزیر مواصلات و تعمیرات حکومت بلوچستان۔	
۷ -	قرارداد نمبر ۲۔ منجانب مولوی نور محمد۔ وزیر بلدیات۔ (اس قرارداد پر بحث کی اجازت نہیں دی گئی)	

جلد دہم

شمارہ اول

بلوچستان صوبائی اسمبلی

جناب اسپیکر —— میر محمد اکبر بلوچ

جناب ڈپٹی اسپیکر —— عنایت اللہ خان بازئی

افسرانِ اسمبلی

۱۔ سیکرٹری اسمبلی —— مسٹر اختر حسین خان

۲۔ جائنٹ سیکریٹری اسمبلی —— مسٹر محمد حسن شاہ ۔

۳۔ ڈپٹی سیکرٹری I —— مسٹر محمد افضل

صوبائی کابینہ کے اراکین

۱۔ نواب محمد اکبر خان بگٹی —— وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)

۲ - مولوی عصمت اللہ ——— وزیر خزانہ (سینئر وزیر)

۳ - سید عبدالرحمٰن آغا ——— وزیر آبپاشی و برقیات

۴ - مولانا غلام مصطفٰی ——— وزیر تعلیم

۵ - میر ہمایوں خان مری ——— وزیر مواصلات و تعمیرات -

۶ - جام میر محمد یوسف ——— وزیر صنعت و حرفت تجارت و معدنیات

۷ - سردار محمد طاہر خان لونی ——— وزیر جنگلات و تحفظِ حیوانات

۸ - سردار بشیر احمد خان ترین ——— وزیر زکوٰۃ و سماجی بہبود حج واوقاف

۹ - مولانا عبدالسلام ——— وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

۱۰ - مولانا نور محمد ——— وزیر بلدیات

۱۱ - ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ ——— وزیر صحت

۱۲ - میر طارق محمود کھیتران ——— وزیر خوراک و ماہی گیری -

۱۳ - مسٹر سعید احمد ہاشمی ——— وزیر قانون و زراعت

۱۴ - میر عبدالمجید بزنجو ——— وزیر مال -

صوبائی اسمبلی کے دیگر اراکین کی فہرست

۱۔ سردار چاکر خان ڈومکی۔
۲۔ میر ظہور حسین کھوسہ۔
۳۔ مسٹر محمد اختر مینگل۔
۴۔ مسٹر محمد ایوب بلوچ۔
۵۔ مولوی فیض اللہ آخوندزادہ۔
۶۔ مولوی جان محمد۔
۷۔ مولوی محمد اسحاق خوستی۔
۸۔ مولانا محمد عطاء اللہ۔
۹۔ حاجی عید محمد نوتیزئی۔
۱۰۔ ملک محمد سرور خان کاکڑ۔
۱۱۔ میر جان محمد خان جمالی۔
۱۲۔ مسٹر محمد صالح بھوتانی۔
۱۳۔ میر دوست محمد محمد حسنی۔
۱۴۔ سردار ثناء اللہ زہری
۱۵۔ میر ذوالفقار علی مگسی

۱۶۔ نواب محمد اسلم رئیسانی ۔
۱۷۔ میر محمد ہاشم شاہوانی ۔
۱۸۔ مسٹر حسین اشرف ۔
۱۹۔ سردار محمد خان باروزئی ۔
۲۰۔ مسٹر نور محمد صراف ۔
۲۱۔ مسٹر محمد صادق عمرانی ۔
۲۲۔ مسٹر صابر علی بلوچ ۔
۲۳۔ میر ظفر اللہ خان جمالی ۔
۲۴۔ مسز کملا حکیم لچھمن داس ۔ (خاتون، مخصوص نشست)
۲۵۔ مسز رضیہ رب (؍؍ ؍؍ ؍؍)
۲۶۔ مسٹر ارجن داس (ہندو اقلیتی مخصوص نشست)
۲۷۔ مسٹر بشیر مسیح (مسیحی اقلیتی ؍؍)
۲۸۔ مسٹر فریدون آبادان فریدون (پارسی اقلیتی نشست)

چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی کا دسواں اجلاس

مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۸۹ء بمطابق ۲۴ صفر المظفر ۱۴۱۰ھ بروز سہ شنبہ
زیر صدارت اسپیکر جناب محمد اکرم بلوچ صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں گیارہ بجے صبح
منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ

از

مولوی عبدالتین آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ اللہ کے نام سے شروع جو الرحمٰن اور رحیم ہے ۔
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۝ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ
نَسۡتَعِیۡنُ ۝ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۝ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ع

ترجمہ:۔ ہر طرح کی ستائشیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے۔ جو رحمت والا ہے اور جسکی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کر رہی ہے ۔ جو اُس دن کا مالک ہے جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئیگا ۔ (خدایا!) ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں، اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں (خدایا!) ہم پر (سعادت کی) سیدھی راہ کھول دے ۔ وہ راہ جو اُن لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تو نے انعام کیا ۔ انکی نہیں جو پھٹکارے گئے ۔ اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے ۔

جناب اسپیکر :- اب اسمبلی کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوتا ہے سب سے پہلے میر دوست محمد حسنی ایک تعزیتی قرارداد پیش کریں گے ۔

میر دوست محمد محمد حسنی :- جناب والا! آپ کی اجازت سے میں یہ تعزیتی قرارداد پیش کرتا ہوں کہ :

بلوچستان اسمبلی کا یہ ایوان بلوچستان کے ممتاز و محترم بزرگ سیاسی رہنما میر غوث بخش بزنجو کی وفات پر اپنے دلی صدمے اور رنج وغم کا اظہار کرتا ہے ۔

میر صاحب بلوچستان کی ممتاز سیاسی شخصیات میں شامل تھے انہوں نے ملک وقوم کیلئے شاندار خدمات انجام دیں ۔ اور قیام پاکستان کے بعد اپنی پوری زندگی بلوچستان کے استحکام ، صوبہ بلوچستان کی ترقی اور عوام کی ترقی اور عوام کی خدمت میں گزاری ، ان کی ذات ، قابل فخر قبائلی روایات کی پیکر تھی ۔ انہوں نے کسی امتیاز کے بغیر ہر طبقے کی خدمت کی اور پورے معاشرے میں احترام اور عزت حاصل کی ۔

ان کی وفات سے قومی زندگی میں اور خاص طور سے بلوچستان کی پارلیمانی ، سیاسی ، سماجی ، اور قبائلی زندگی میں ایسا خلاء پیدا ہوا ہے ، جو کبھی پُر نہ ہوسکے گا ۔ یہ

ایوان ان کی وفات پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے سوگوار خاندان سے تعزیت کرتا ہے، اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالی مرحوم کی روح کے درجات بلند کرے اور اسے اپنے قرب خاص میں جگہ دے (آمین)

جناب اسپیکر:- قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

بلوچستان اسمبلی کا یہ ایوان بلوچستان کے ممتاز و محترم بزرگ سیاسی رہنما میر غوث بخش بزنجو کی وفات پر اپنے دلی صدمے اور رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔

میر صاحب بلوچستان کی ممتاز سیاسی شخصیات میں شامل تھے۔ انہوں نے ملک و قوم کے لئے شاندار خدمات انجام دیں۔ اور قیام پاکستان کے بعد اپنی پوری زندگی بلوچستان کے استحکام، صوبہ بلوچستان کی ترقی اور عوام کی خدمت میں گذاری۔ ان کی ذات قابل فخر قبائلی روایات کی پیکر تھی۔ انہوں نے کسی امتیاز کے بغیر ہر طبقے کی خدمت کی اور پورے معاشرے میں احترام اور عزت حاصل کی۔

ان کی وفات سے قومی زندگی میں اور خاص طور سے بلوچستان کی پارلیمانی سیاسی، سماجی اور قبائلی زندگی میں ایسا خلا پیدا ہوا ہے۔ جو کبھی پُر نہ ہوسکے گا۔ یہ ایوان ان کی وفات پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے۔ سوگوار خاندان سے

تعزیت کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی روح کے درجات بلند کرے اور اسے اپنے قربِ خاص میں جگہ دے۔ آمین۔

جناب اسپیکر:۔ دوسری تعزیتی قرارداد نواب اسلم رئیسانی صاحب کی طرف سے ہے۔ نواب صاحب اپنی قرارداد ایوان میں پیش کریں۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی:۔ جناب اسپیکر! آپکی اجازت سے میں (نواب محمد اسلم رئیسانی) یہ قرارداد پیش کرتا ہوں:۔

میں نواب محمد اسلم رئیسانی رکن صوبائی اسمبلی بلوچستان، تمام اراکین ایوان اور اپنی پارٹی جانب سے مطالبہ کرتا ہوں کہ بابائے بلوچستان میر غوث بخش بزنجو کی وفات پر ایک تعزیتی قرارداد منظور کی جائے کیونکہ ایک تو بابائے بلوچستان نے اس صوبے کے حقوق اور سیاسی میدان میں اس صوبے کے لئے جو کام کئے وہ قابل ستائش اور اس صوبے کے عوام پر احسان ہیں۔ دوم یہ کہ بابائے بلوچستان اس صوبے کے گورنر بھی رہ چکے ہیں۔

جناب اسپیکر:- تعزیتی قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ میں نواب محمد اسلم رئیسانی رکن صوبائی اسمبلی بلوچستان تمام اراکین ایوان اور اپنی پارٹی کی جانب سے مطالبہ کرتا ہوں کہ بابائے بلوچستان میر غوث بخش بزنجو کی وفات پر ایک تعزیتی قرارداد منظور کی جائے کیونکہ ایک تو بابائے بلوچستان نے اس صوبے کے حقوق اور سیاسی میدان میں اس صوبے کے لئے جو کام کیا ہے وہ قابل ستائش اور اس صوبے کے عوام پر احسان ہیں ۔ دوئم یہ کہ بابائے بلوچستان اس صوبہ کے گورنر بھی رہ چکے ہیں ۔

(تعزیتی قراردادیں منظور کی گئیں)

جناب اسپیکر:- اب ایوان میں مرحوم غوث بخش بزنجو کی روح کو ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت ہوگی ۔ مولانا صاحب تشریف لائیں اور دعا کریں ۔

(دعائے مغفرت ہوئی)

اسمبلی کے موجودہ اجلاس کیلئے صدر نشینوں کا تقرر

جناب اسپیکر:- اب سیکریٹری اسمبلی اعلان کریں گے ۔

سیکریٹری اسمبلی (اختر حسین خان) :- بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر فرمایا ہے ۔

۱ ۔ مسٹر محمد سرور خان کاکڑ ۔

۲ ۔ میر صابر علی بلوچ ۔

۳ ۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی ۔

۴ ۔ مولوی فیض اللہ آخوندزادہ

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر ! اب سیکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں گے ۔

سیکریٹری اسمبلی : (مسٹر اختر حسین خان) میر صابر علی بلوچ صاحب ایم پی اے نے ذاتی مصروفیت کی بناء پر ۲۶ ستمبر ۱۹۸۹ء کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے

جناب اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹیری اسمبلی:- جناب محمد اختر مینگل ایم پی اے علاج کیلئے لندن گئے ہیں لہذا انہوں نے موجودہ پورے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹیری اسمبلی:- میر طارق محمود کھیتران وزیر خوراک نے اسلام آباد میں سرکاری مصروفیت کی بناء پر ۲۶ اور ۲۸ ستمبر اور یکم اکتوبر کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ کہ رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی:۔ سردار بشیر احمد خان ترین وزیر زکوٰۃ کراچی میں زیر علاج ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنی صحت یابی تک موجودہ اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے

جناب اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے!

سیکریٹری اسمبلی:۔ (رخصت منظور کی گئی)

سردار میر جاکر خان ڈومکی ایم پی اے نے ۲۶ ستمبر سے ۲۸ ستمبر ۱۹۸۹ تک اجلاس سے ذاتی مصروفیات کے بناء پر رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی میر ذوالفقار علی مگسی صاحب ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں لہذا انہوں نے پورے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی:۔ سردار محمد خان باروزئی صاحب اپنے علاج اور آپریشن کے لئے کراچی گئے ہیں لہذا انہوں نے اس پورے اجلاس سے رخصت کی درخواست

کی ہے۔

جناب اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی:- جناب نور محمد صراف ایم پی اے نے ذاتی مصروفیت کی بناء پر موجودہ پورے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے

جناب اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی:- مسٹر محمد صادق عمرانی صاحب ایم پی اے نے ذاتی مصروفیت کی بناء پر آج سے تین یوم کیلئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔؟

(رخصت منظور کی گئی)

تحریکِ التوائ

جناب اسپیکر:- نواب محمد اسلم رئیسانی صاحب اپنی تحریک التوائ ایوان میں پیش کریں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی:- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں نواب

محمد اسلم رئیسانی بطور پارلیمانی لیڈر پی این پی اس ایوان کی توجہ ایک اہم واقعہ جو انتہائی توجہ طلب ہے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں واقعہ یہ ہے کہ واپڈا ورکرز یونین کا ایک نمائندہ عبدالخالق بلوچ تقریباً پینتالیس روز سے اسلام آباد میں بھوک ہڑتال کئے ہوئے ہے اور اس کی جان خطرے میں ہے۔ علاوہ ازیں یہاں کوئٹہ میں مزدور فیڈریشن کا نمائندہ بابائے مزدور خیر محمد فورمین بھی تقریباً دس روز سے تا دم مرگ بھوک ہڑتال پر ہے۔ عوامی حلقوں سے بھی ان کے حق میں روزانہ بذریعہ اخبارات بیانات شائع ہو رہے ہیں لیکن افسوس ہے کہ اتنے اہم واقعات پر

ہماری صوبائی حکومت کی جانب سے کوئی ٹھوس اقدام نہیں کیا گیا ہے تاکہ ان مزدور رہنماؤں کی جان بچائی جا سکے اور مزدوروں میں بے چینی ختم کی جا سکے میں مطالبہ کرتا ہوں کہ اس ایوان کو بتایا جائے کہ صوبائی حکومت اس اہم مسئلہ کی جانب اب تک کیا پیش رفت کی ہے اور مزید کیا اقدام کرنا چاہتی ہے تاکہ ان رہنماؤں کی جان بچائی جا سکے اور مزدوروں میں بے چینی ختم کی جا سکے اور اس پر ایوان میں بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر:۔ تحریک التوا یہ ہے کہ میں نواب محمد اسلم رئیسانی رکن صوبائی اسمبلی بلوچستان بطور پارلیمانی لیڈر بی این پی اس ایوان کی توجہ ایک اہم واقعہ جو انتہائی توجہ طلب ہے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں واقعہ یہ ہے کہ واپڈا ورکرز یونین کا ایک نمائندہ عبدالخالق بلوچ تقریباً پینتالیس روز سے اسلام آباد میں بھوک ہڑتال کئے ہوئے ہے اور اس کی جان خطرے میں ہے علاوہ ازیں یہاں کوئٹہ میں مزدور فیڈریشن کا نمائندہ بابائے مزدور خیر محمد فوریمین بھی تقریباً دس روز سے تادم مرگ بھوک ہڑتال پر ہے عوامی حلقوں سے بھی ان کے حق میں روزانہ بذریعہ اخبارات بیانات شائع ہو رہے ہیں لیکن افسوس

ہے کہ اتنے اہم واقعات پر ہماری صوبائی حکومت کی جانب سے کوئی ٹھوس اقدام نہیں کیا گیا ہے تاکہ ان مزدور رہنماؤں کی جان بچائی جا سکے اور مزدوروں میں بے چینی ختم کی جا سکے میں مطالبہ کرتا ہوں کہ اس ایوان کو بتایا جائے کہ صوبائی حکومت نے اس اہم مسئلہ کی جانب اب تک کیا پیش رفت کی ہے اور مزید کیا اقدام کرنا چاہتی ہے تاکہ ان رہنماؤں کی جان بچائی جا سکے اور مزدوروں میں بے چینی ختم کی جا سکے اور اس پر ایوان میں بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر:۔ اس تحریک کے متعلق وزیر قانون صاحب کیا کہنا چاہتے ہیں؟

مسٹر سعید احمد ہاشمی:۔ جناب اسپیکر صاحب! اس سلسلے میں میری
وزیر قانون و پارلیمانی امور
گزارش ہے کہ اولاً تو یہ ہڑتال ایک وفاقی ادارے کے خلاف تھی یہ ان کے اپنے معاملے اور مطالبات تھے ان کے مزدوروں نے ہڑتال کی۔

میر ظفر اللہ خان جمالی:۔ (پوائنٹ آف آرڈر) سر! میں اسمبلی کے

رولز کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں جو تحریک التواء ایوان میں پیش ہوتی ہے اسکو اسپیکر صاحب دوبارہ نہیں پڑھتا اس کے علاوہ جب حکومتی پارٹی کی جانب سے اس کا جواب دیا جاتا ہے وہ پہلے اس کی وضاحت کریں کہ وہ اس کی مخالفت کرتے ہیں یا حمایت میں ان اسمبلی رولز کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور:۔ جناب اسپیکر! میں اس تحریک التوا کی مخالفت اس وقت کرتا جب یہ تحریک التوا اس ایوان میں رہنما ہوتی یا منظور ہوتی میں اسکی مخالفت نہیں کرتا بلکہ صرف وضاحت کر رہا ہوں اس وضاحت کے بعد مخالفت کی بھی ضرورت نہیں رہے گی اور یہ ہڑتال اب مزدور فیڈریشن والوں نے ختم کردی ہے ہڑتالی وہاں سے اُٹھ چکے ہیں اور اس ضمن میں ہمارے وزیر آبپاشی باضابطہ گفتگو کرتے رہے ہیں میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ ان مذاکرات کے بارے میں ہاؤس کو اعتماد میں لیں اور بتائیں اور ان مزدور لیڈروں کے ساتھ کیا گفت وشنید ہوتی رہی ہے ۔
جیسے کہ میں نے پہلے عرض کی تھی کہ یہ ہڑتال صوبائی حکومت یا کسی صوبائی ادارے کے خلاف نہیں ہے یہ وفاقی ادارے کے متعلق تھی پھر بھی ہماری صوبائی حکومت نے مداخلت کی ہے گفت وشنید کی ہے اب جبکہ ہڑتال ختم ہو چکی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں

کہ اس تحریک التوا کی ضرورت نہیں ہے اور نہ اس پر بحث کی ضرورت ہے۔ مزید وضاحت وزیر آبپاشی صاحب فرمائیں گے جو گفت وشنید کرتے رہے ہیں اور متعلقہ وزیر بھی ہیں۔

جناب اسپیکر:۔ اس تحریک التوار کے متعلق وزیر آبپاشی یعنی متعلقہ وزیر صاحب کیا کہتے ہیں وضاحت فرمائیں۔

سید عبدالرحمن آغا۔ وزیر آبپاشی و برقیات:۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ جو مزدور واپڈا کے ہڑتال پر تھے انکے جو مطالبات تھے صوبے سے یہ تعلق نہیں رکھتے تھے۔ یہ مطالبات براہ راست وفاقی حکومت سے تعلق رکھتے تھے انکے مسائل کوئی بڑے مسائل نہیں تھے جو حل نہ ہوسکتے ہوں صرف معمولی مسائل تھے وہ ایسے اقدامات ہڑتال وغیرہ کرنے پر کیوں مجبور ہوئے اس کی وجہ مزدوروں کا واپڈا کے ایک افسر کے ساتھ جھگڑا تھا جس کے خلاف انہوں نے کارروائی کی اور مزدور ہڑتال پر آئے جب میں نے بات چیت کی اور واپڈا آفیسروں سے ملا کہ یہ معاملہ آپس میں مل بیٹھ کر طے کریں لیکن خدا جانے ان کے خیال میں کیا تھا یا ان سے غلط طریقے

سے رہبری کی گئی اسکے بعد ہم نے مرکز کے ساتھ رابطہ کیا انہوں نے اس معاملے کے حل کیلئے ایک منسٹر آف سٹیٹ کو بھیجا وہ آیا اور اس نے مزدوروں کیساتھ گفت و شنید کی ان کے جو مطالبات تھے ان کو اصولی طور پر تسلیم کیا اور ان کو جائز قرار دیا گیا۔ انہوں نے کہا ہم ان کے مطالبات کو جلد حل کر دیں گے اس کے بعد بھی میں نے مرکز سے رابطہ قائم کیا اور مرکز سے کوئی خاطر خواہ جواب نہیں ملا یہاں واپڈا مزدور فیڈریشن کا صدر عبدالخالق بلوچ بائیس دن کی بھوک ہڑتال پر تھا اور اسیطرح خیر محمد فورمین بارہ تیرہ روز سے بھوک ہڑتال پر تھا۔ جس کی حالت خراب ہو گئی اور وہ ہسپتال میں داخل ہوا۔ پھر ہم نے اصولی طور پر مرکزی حکومت میں وفاقی وزیر کو مطلع کر دیا اگر آپنے اصولی طور پر انکے مطالبات کو جائز قرار دیدیا ہے تو انکو حل کرنے کا اعلان بھی کریں تو انہوں نے پس و پیش کا مظاہرہ کیا۔ ہم نے واضح کیا جہاں تک صوبائی حکومت کا تعلق ہے تو ہماری طرف سے تمام مطالبات منظور کئے گئے۔ اور ایک مہینہ کے اندر اندر وفاقی حکومت سے آپ کے مطالبات منظور کروانے کی کوشش کریں گے۔ اگر وفاقی حکومت نے نہیں مانا تو ہم آپ کے ساتھ مرکز کے خلاف مخصوص مقام پہ تحریک چلائینگے وہ مطمئن ہو گئے اور انہوں نے بھوک ہڑتال ختم کر دی اب ہم آپ کی وساطت سے اپنے تمام ساتھیوں سے مطالبہ کریں گے کہ وہ جلد از جلد اس مسئلہ کو حل کریں۔

میر ظفر اللہ خان جمالی :- (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! اتفاق سے پرسوں میں قومی اسمبلی کے اجلاس میں تھا وہاں حافظ حسین احمد صاحب نے عبدالحق بلوچ اور خیر محمد فورمین کے بارے میں سوال اٹھایا لیکن وہاں پر کہا گیا کہ جناب یہ مزدوروں سے متعلق ہے لہذا اسکا تعلق صوبائی حکومت سے ہے جبکہ آج ہمارے صوبائی وزیر یہاں فرما رہے ہیں کہ اس مسئلہ کا تعلق مرکز سے ہے۔ جناب والا! کم از کم اسکی وضاحت کی جائے۔ کیونکہ وفاقی وزیر آبپاشی اسلام آباد میں موجود نہیں ہیں دو چار روز سے۔ اب یہ کہنا کہ یہ مرکز کی ذمہ داری ہے اور نیشنل اسمبلی کہے کہ یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ جبکہ صوبائی حکومت کہتی ہے کہ اس مسئلہ سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ جناب والا۔ بلوچستان کا مسئلہ ہے۔ اسکی وضاحت ہونی چاہیئے کہ واقعی یہ وفاقی معاملہ ہے۔ کیونکہ مزدوروں کی جان پر بنی ہے۔

جناب اسپیکر :- آج کے اخبار میں مزدور رہنماؤں کا بیان آیا ہے کہ انہوں نے بھوک ہڑتال ختم کرنیکا اعلان کر دیا ہے۔ اس پر مزید بحث کی گنجائش نہیں ہے۔ میرے خیال میں معزز رکن بھی اپنی تحریک پر زور نہیں دے رہے ہیں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی:۔ جناب والا! آپکی اجازت سے کہنا چاہتا ہوں کہ آج ابھی میں کچہری کے سامنے سے گزر رہا تھا لیکن وہاں ابھی تک شامیانے ہمارے مزدور بھائیوں کے لگے ہوئے ہیں جبکہ آج کے اخبار میں لکھا ہے کہ وزیر موصوف نے کہا ہے کہ ایک مہینے کے اندر انکے مطالبات منظور کئے جائیں گے۔

جناب اسپیکر:۔ یہ مزدور رہنماؤں کا بیان ہے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی:۔ جناب والا! وزیر موصوف کی خبر کے نیچے سرخی ہے وزیر موصوف نے کہا ہے کہ ایک مہینے کے اندر مطالبات منظور کئے جائیں گے۔ کہاں وزیر موصوف نے کہا ہے کہ یہ مسئلہ وفاق کا ہے اور قومی اسمبلی میں حافظ حسین احمد کی تحریک پر جواب یہ ہے کہ یہ مسئلہ صوبائی حکومت کا ہے۔ جناب اسپیکر! میں خود اب کنفیوز ہوں۔ کہ آیا یہ مسئلہ وفاقی حکومت کا ہے یا صوبائی حکومت کا۔ میں اس کی وضاحت چاہوں گا۔ وزیر موصوف اس کی وضاحت فرمائیں۔

وزیر آبپاشی و برقیات:۔ جناب اسپیکر! یہ مسئلہ صوبائی ہے یا مرکزی اسکا

فیصلہ آپ خود کریں آپکی صوبائی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ اگر مرکز نے مطالبات نہ مانے تو ہم ساتھ مل کر اسکو حل کریں گے (مداخلت) جناب والا! اس لئے میں نے کہا تھا کہ ایک مہینہ کے اندر حل کرائیں گے ۔۔

سردار ثناء اللہ خان زہری:- جناب اسپیکر! جسطرح نواب رئیسانی نے فرمایا میں بھی وزیر موصوف سے وضاحت چاہوں گا کہ واضح کریں کہ یہ صوبائی حکومت کا معاملہ ہے یا وفاقی حکومت کا۔

جناب اسپیکر:- واپڈا تو مرکزی حکومت کا ادارہ ہے صوبائی حکومت کا نہیں ہے ان کے مطالبات مرکز سے ہیں ۔

سردار ثناء اللہ خان زہری:- جناب والا! پھر وزیر موصوف کس طرح کہتے ہیں کہ مسائل ہم حل کریں گے جب ان کے اختیارات میں نہیں جسطرح ظفر اللہ جمالی صاحب نے فرمایا کہ نیشنل اسمبلی میں حافظ حسین احمد صاحب نے سوال اٹھایا تو وہاں کہا گیا کہ صوبائی معاملہ ہے لہٰذا میں وزیر موصوف سے وضاحت

چاہوں گا۔ وہ ہمیں اس بارے میں بتائیں۔

وزیر آبپاشی و برقیات:۔ اگر مسئلہ حل کرنے کی خواہش ہے تو مسئلہ حل ہوجائے گا اور اگر مسئلہ چھیڑنے کی خواہش ہے تو جیسے وہ کہتے ہیں۔جناب والا! جہاں تک مطالبات کا تعلق ہے تو وہ مرکزی حکومت سے متعلق ہیں لیکن امن وامان کا تعلق صوبے سے ہے لہذا ہم نے امن وامان کی صورتحال کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کے ساتھ وہ وعدہ کیا اب آپکو ساتھ لیکر انکے حقوق انکو دلائیں گے۔

ڈاکٹر عبدالمالک (وزیر صحت) جناب اسپیکر! میرے خیال میں اسلم رئیسانی صاحب کی قرارداد جو پیش کی گئی ہے اگر وہ ان مسائل کی نشان دہی کریں کہ یہ مزدور کس بنیاد پر اسٹرائیک پر گئے ہیں۔ اس سے پتہ چلے گا کہ آیا یہ صوبائی معاملہ ہے یا مرکزی۔

سردار ثناء اللہ زہری:۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! یہ قرارداد نہیں بلکہ تحریک التوا ہے دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے وزیر موصوف سے سوال کیا ہے

آپ سے نہیں کیا۔

جناب اسپیکر:- اسلم رئیسانی صاحب۔ کیا آپ اپنی تحریک التوائیہ پر زور دیں گے؟

نواب محمد اسلم رئیسانی۔ جناب والا! اگر وزیر موصوف ہمیں تسلی دیں گے کہ ایک مہینے کے اندر ہمارے مزدور بھائیوں کے مطالبات منظور کئے جائیں گے تو میں اپنی تحریک پر زور نہیں دونگا۔

میر جان محمد خان جمالی:- جناب اسپیکر کہیں ایسا نہ ہو کہ بلوچ مزدور فوت ہو جائے تو ہمارے گلے میں پڑ لے اور اگر مطالبات منظور ہو گئے تو یہ کریڈٹ وفاقی حکومت لے جائے۔

جناب اسپیکر:- وزیر متعلقہ اس سلسلہ میں کچھ کہیں گے؟

وزیر آبپاشی و برقیات :- جناب والا! ہم نے کہا کہ ہم کوشش کرینگے اگر مطالبات ہمارے ساتھ تعلق رکھتے تو ہم کل ہی ان کو حل کر دیتے ۔ اسلئے میں نے کوشش کا لفظ استعمال کیا ۔

جناب اسپیکر :- اسلم رئیسانی صاحب ۔ کیا وزیر متعلقہ کی یقین دہانی کے بعد آپ اب بھی اپنی تحریک پر زور دیں گے ۔

نواب محمد اسلم رئیسانی :- جناب والا! ایک مہینہ تک ہم انتظار کرینگے ۔ کہ ہمارے مزدور بھائیوں کے مطالبات منظور ہو جائیں اس سلسلہ میں اگر ہماری ناقص امداد اور تعاون کی ضرورت پڑی تو ہم حاضر ہیں جب بھی وزیر موصوف فرمائیں گے ہم ان کی خدمت اور تعاون کے لیے تیار ہیں ۔ ہم صوبائی حکومت کے ساتھ ضرور تعاون کریں گے ۔ تاہم اگر ایک مہینہ کے اندر یہ مسائل حل نہ ہو سکے تو ہم وزیر موصوف سے بات کریں گے ۔

(محرک نے تحریک التوائ پر زور نہیں دیا)

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی مالیاتی کمیٹی کی رپورٹ

بابت سال ۱۹۸۷-۸۸ء اور ۱۹۸۸-۸۹ء کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

جناب اسپیکر:- بلوچستان صوبائی اسمبلی کی مالیاتی کمیٹی کی رپورٹ بابت سال ۱۹۸۷-۸۸ء اور ۱۹۸۸-۸۹ء ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔

جناب اسپیکر:- میر ہمایوں خان مری، وزیر مواصلات و تعمیرات، اپنی قرارداد نمبر۱ ایوان میں پیش کریں ۔

قرارداد نمبر ۱ منجانب میر ہمایوں خان مری وزیر مواصلات و تعمیرات بلوچستان

جناب اسپیکر:- اب قرارداد نمبر ۱ منجانب ہمایوں خان مری پیش کریں ۔

میر ہمایوں خان مری، وزیر مواصلات و تعمیرات:- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے

رجوع کرے کہ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۸۹ کو او جی ڈی سی کے افسران پر مشتمل اور وزیراعلیٰ بلوچستان کی سربراہی میں منعقدہ اجلاس میں او جی ڈی سی کے ملازمین کی بابت کیئے گئے فیصلوں پر عمل درآمد کرانے کے لئے فوری اقدام کرے یعنی کہ ۔

(i) لوٹی اور پیرکوہ کے تمام عارضی ملازمین کو یکم جولائی ۱۹۸۹ تک مستقل کیا جائے

(ii) مقامی باشندوں کو ہی ملازمت میں رکھا جائے ۔

(iii) ان کو وہ تمام مراعات فراہم کی جائیں جن کے وہ قانونی طور پر مستحق ہیں ۔

(iv) ریٹائر ہونے والے ملازمین کے واجبات فوری طور پر ادا کیئے جائیں اور انکی جگہ ان کی اولاد اور عزیز و اقارب کو ملازمت میں رکھا جائے ۔

جناب اسپیکر:۔ قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۸۹ کو او جی ڈی سی کے افسران پر مشتمل اور وزیراعلیٰ بلوچستان کی سربراہی میں منعقدہ اجلاس میں او جی ڈی سی کے ملازمین کی بابت کیئے گئے فیصلوں پر عمل درآمد کرانے کے لئے فوری اقدام کرے یعنی کہ ۔

(i) لوٹی اور پیرکوہ کے تمام عارضی ملازمین کو یکم جولائی ۱۹۸۹ تک مستقل کیا جائے ۔

(ii) مقامی باشندوں کو ہی ملازمت میں رکھا جائے ۔

(iii) ان کو وہ تمام مراعات فراہم کی جائیں جن کے وہ قانونی طور پر مستحق ہیں ۔

(iv) ریٹائر ہونے والے ملازمین کے واجبات فوری طور پر ادا کئے جائیں اور انکی جگہ انکی اولاد عزیز و اقارب کو ملازمت میں رکھا جائے ۔

جناب اسپیکر:۔ اپنی قرارداد پر وزیر موصوف کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔؟

میر ہمایون خان ۔ وزیر مواصلات و تعمیرات :۔ جناب والا! آج میں اس ایوان کی توجہ ایک اور اہم مسئلہ کی طرف مبذول کرواتا ہوں جس سے بلا شبہ یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے ۔ کہ صوبائی حکومت کے ساتھ طے شدہ معاملات پر وفاقی حکومت کے ماتحت ادارے دیدہ و دانستہ طور پر عمل درآمد نہیں کرتے ہیں ۔ یہ معاملہ ان غریب اور نادار مزدوروں کا ہے جو عرصہ تقریباً ۳۰ سال سے ڈیرہ بگٹی کے علاقہ پیرکوہ اور لوٹی میں اپنی ہی زمین سے خزانے یعنی سوئی گیس نکلنے کے بعد او جی ڈی سی کے ہاتھوں نان شبینہ کے محتاج ہیں جناب اسپیکر ان مزدوروں کو جب نوے دن سے کچھ کم ہوتے ہیں تو انہیں ملازمت سے نکال دیا جاتا ہے ۔ وہ لوگ سیدھے سادے ہیں

اور انسانیت کا بھی یہ تقاضا ہے۔ کہ لیبر قوانین کے تحت کوئی بھی مزدور ایک مستقل نوعیت کی آسامی پر نوے دن سے زیادہ کام کرتا ہے۔ اسے مستقل حیثیت حاصل ہوگی۔ لیکن او جی ڈی سی اس قانون کی صریحاً خلاف ورزی کرتے ہوئے ان مزدوروں کو سالہا سال سے عارضی رکھے ہوئے ہے۔ مزید یہ کہ قانوناً اصولاً، اخلاقاً اور انسانیت کا بھی یہ تقاضا ہے کہ ان دور افتادہ اور پسماندہ علاقوں میں صرف یہاں کے مقامی باشندوں کو ملازمت میں رکھا جائے۔ لیکن او۔جی ڈی سی نے معمولی غیر تربیت یافتہ مزدوروں کی بھرتی بھی غیر مقامی آبادیوں میں سے کی۔ چنانچہ سوئی گیس جیسی نعمت سے مالا مال زمین پر بسنے والے جوں کے توں محروم ہی رہے۔ پھل لگایا کسی نے اور کھایا کسی اور نے۔

جناب والا! ان مسائل کی حل طلبی کی جدوجہد ایک طویل داستان ہے لیکن گذشتہ حکومتوں کی سرد مہری کی وجہ سے بات کبھی بھی اپنے منطقی نتیجہ تک نہ پہنچ سکی عوام کے مسائل ایک عوامی حکومت ہی سمجھ سکتی ہے اور ان کے سدباب کیلئے کوشاں رہ سکتی ہے۔ چنانچہ کوششوں کے بعد ۱۳ جون ۱۹۸۹ء کو او جی ڈی سی کے ارباب اختیار جن میں او جی ڈی سی کے چیئرمین بھی شامل تھے، اور حکومت بلوچستان کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا۔ اس اجلاس کی صدارت خود وزیراعلیٰ بلوچستان

نے کی ۔ فریقین کی رضا و رغبت سے فیصلہ کیا گیا کہ پیر کوہ اور لوٹی میں ۳ ماہ سے زائد عرصہ تک ملازم تمام عارضی مزدوروں کو یکم جولائی ۱۹۸۹ء سے مستقل کر دیا جائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا ۔ اور یہ کہ جو ملازمین ریٹائرڈ ملازمین کی اولاد یا رشتہ داروں کو ان کے متبادل او جی ڈی سی میں ملازمت دی جائے گی ۔ اس اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ سے ڈرائیور، فٹر، گارڈ اور میس وغیرہ مقامی آبادی ہی سے لئے جائیں گے ۔ نیز اگر ڈاکٹر انجینئر وغیرہ مقامی آبادی سے دستیاب نہ ہوں تو انہیں بلوچستان کے دیگر علاقوں سے بھرتی کیا جائے گا ۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ او جی ڈی سی کی تنصیبات پر متعین مزدوروں کو ضروریات زندگی کی تمام سہولتیں مہیا کی جائیں گی لیکن جون کے بعد اب ستمبر ختم ہو رہا ہے ۔ لیکن او جی ڈی سی ابھی تک اس معاہدے پر عملدرآمد کرنے سے گریزاں ہے ۔ واضح رہے کہ اسی طرح کے معاہدے پی پی ایل جیسی غیر سرکاری کمپنی کے ساتھ بھی طے پائے گئے تھے ۔ لیکن انہوں نے کوئی انحراف نہیں کیا ۔ اس کے برعکس او جی ڈی سی ایک سرکاری ادارہ ہوتے ہوئے بھی بلوچستان کی صوبائی حکومت سے کئے گئے فیصلوں کو نظر انداز کر رہا ہے ۔ جناب اسپیکر، ہم سمجھتے ہیں کہ اس کا یہاں بڑا مسئلہ ہے وفاقی حکومت مخلص نہیں ہے ایسا یقیناً وفاقی حکومت کی شہ پر ہو سکتا ہے ۔ اور اسے نہیں چھوڑتا ہے کہ وہ ایسا کریں تو جناب یہ

ایک بڑا عجیب مسئلہ ہے ۔ جہاں سے یہ گیس نکلتی ہے ۔ اور پورے پاکستان کو سپلائی ہوتی ہے ۔ وہاں کے لوگوں کو دیکھیں کہ وہ اپنی روٹی کیلئے محتاج ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اس قرارداد کو اس لئے پیش کیا ہے کہ یہ ایوان اسے پاس کرے ۔ شکریہ ۔

جناب اسپیکر :- اس قرارداد پر کوئی اور ممبر تقریر کرنا چاہتے ہیں ۔

میر ظفر اللہ خان جمالی :- جناب اسپیکر ! جہاں تک قرارداد کا تعلق ہے ہمیں قرارداد پر کوئی اعتراض نہیں اور نہ ہم اس قرارداد سے اختلاف کرتے ہیں ۔ مگر جس طریقہ سے اور جس ٹائم پر قرارداد لائی گئی ہے اس سے ہمیں اختلاف ضرور ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت آپس میں گفت وشنید کر رہے تھے ۔ یا تو اس وقت یا اس گفتگو سے پہلے تمام اراکین اسمبلی کو اعتماد میں لیا جاتا ان سے دفتر سے باہر گفت وشنید کی جاتی کہ بھئی مرکز کے ساتھ ہمارا یہ پرابلم ہے ہمیں کہاں تک سپورٹ کرتے ہو ؟ موافقت کرتے ہو یا مخالفت کرتے ہو ؟ جہاں تک ایگریمنٹ کا تعلق ہے وہ حکومت بلوچستان نے کیا ہے ۔ نہ کہ اسمبلی بلوچستان نے حکومت بلوچستان اور مرکزی حکومت کے مابین ایک ایگریمنٹ یا فیصلہ ہوا جہاں تک

مراعات کا تعلق ہے ایک دو تین چار ہمیں ذاتی طور پر اس سے اتفاق ہے کہ یہ تمام
مراعات مکمل طور پر یہاں کے لوگوں کو ملنی چاہئیں اور ہم اس کی حمایت بھی کرتے ہیں
جناب اسپیکر! مگر آپ بحیثیت حکومت کے ایک فیصلہ کر بیٹھتی ہیں۔ اور اس کی
Rectification کے لئے اسے اسمبلی میں لاتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ بعد
از وقت ہے میری گذارش لیڈر آف دی ہاؤس سے یہی ہو گی کہ ایسے معاملات
جنہیں صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت کا کہیں تنازعہ ہے کہیں فنڈز کا معاملہ
ہے۔ کامن انٹریسٹ یعنی مفادات عامہ کا معاملہ ہے۔ کہیں پروانشل کمیٹی کا معاملہ ہے
اگر بحیثیت حکومت مرکز سے بات کرتے ہیں۔ تو میں گذارش کروں گا کہ اسمبلی کے فلور
سے آپ تمام ممبران کو مہربانی فرما کر اپنے اعتماد میں لے لیں اور یہ یقین جانیئے کہ ان
معاملات میں ہم آپ کو سپورٹ کرتے رہے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی کرتے
رہیں گے۔ مگر میں اسے اسمبلی کے فلور پر ممبران کے ساتھ زیادتی سے موقوف کرتا ہوں۔
جب کہ آپ بحیثیت حکومت کے ایک فیصلہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد اسے اسمبلی میں لے
آتے ہیں کہ اس کی توثیق اسمبلی کرے۔ آپ نے کیا ایگریمنٹ کیا ہے۔ اس وقت
ہمیں کچھ پتہ نہیں آپ نے کیا ڈسکس کیا ہے ہمیں کچھ پتہ نہیں ہے۔ او جی ڈی سی
نے آپ کو کیا جواب دیا ہمیں کچھ پتہ نہیں۔ آپ نے ان سے کیا مانگا ہمیں کچھ پتہ نہیں

انہوں نے کیا دینا منظور کیا ہمیں کچھ پتہ نہیں ۔ اب آپ اسمبلی کے فلور پر قرارداد لے آئے ہیں ۔ کہ جناب یہ قراد منظور کریں ۔ جہاں تک مراعات کا تعلق ہے ۔ میں کہتا ہوں صحیح ہے اسطرح جیساکہ مرکز آجکل چل رہا ہے ۔ کہ گورنمنٹ آف پاکستان نے ایک فیصلہ کیا کہ ہم کامن ویلتھ میں واپس جائیں گے ۔ یہ ان کی جاگیر تو نہیں ہے ۔ وہ حکومت میں ضرور ہیں ۔ اگر قومی اسمبلی اور سینٹ کو اعتماد میں لے کر یہ فیصلہ کرتے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادہ پائیدار رہتا ۔ یہ بات میں ایک مثال کے طور پر سامنے لا رہا ہوں ۔ ایک فیصلہ کر کے آپ بعد میں آتے ہیں کہ جناب ہم نے کامن ویلتھ میں شمولیت کر لی ہے تو جناب یہ کہاں کا انصاف ہے ۔ جس طرح سے مرکز نے کیا وہاں لوگوں نے اچھی نظر سے نہیں دیکھا حالانکہ کامن ویلتھ میں جانا اس کے متعلق اچھا یا برا وہ خدا ہی بہتر جانتا ہے ۔ اس میں واپس کیوں جا رہے ہیں ۔ اس کا ہمیں کچھ پتہ نہیں جب وہ اس سے نکلے تو ہم طالب علم تھے ۔ اور اب جبکہ وہ اسمیں واپس شامل ہو رہے ہیں تو ہم پر بڑھاپا آگیا ہے ۔ اب کیوں کیا جا رہا ہے ۔ اور کس کی ایما پر کیا جا رہا ہے ۔ اس طریقے سے میں لیڈر آف دی ہاؤس سے گزارش کروں گا کہ آپ نے مرکزی حکومت کے ساتھ ۱۴ جون کو او جی ڈی سی سے کوئی بات کی اب یہ معاملہ ۲۶ ستمبر کو اسمبلی میں اُٹھا رہے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ مناسب نہیں ہے میری موجودہ وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ گزارش ہو گی کہ یہ مرکز کے معاملات

ہیں اگرچہ آپ ہمیں اعتماد میں لے کر چلیں گے اچھا ہے ہم ان پر یہاں بحث بھی کر سکتے ہیں اور ہو سکتا ہے کچھ ایسے معاملات ہوں کہ آپ ہماری گزارشات سنیں اور آپکو ل کر سکیں اسطرح سے مرکزی حکومت کو قائل کر سکیں۔ اگرچہ آپ بحیثیت حکومت ان سے آپ بات کریں گے حکومت سے ہمارا تعلق نہیں ہے اسمبلی سے ہمارا تعلق ضرور ہے۔ جہاںتک ذاتی تعلق ہے وہ بھی اپنی جگہ پر ہے۔ وہ بھی ضرور ہے۔ اور آپ اسمبلی کی کارروائی ضابطہ کے تحت کریں اور اگر آپ قواعد سے باہر کریں گے تو یہ ممبران کے ساتھ زیادتی ہوگی جہاں تک صوبائی معاملات کا تعلق ہے ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں میں آپ کے توسط سے یہ عرض کرتا ہوں یہ طریقہ کار ایسے معاملات میں جن کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے آپ ان ممبران کو بھی اعتماد میں لے کر چلیں آپنے کونسل آف کامن انٹرسٹ کی بات کی ہوئی ہے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ گورنمنٹ آف بلوچستان کا نمائندہ بات کرے گا۔ مگر چونکہ آپ نے مرکز کے ساتھ اور دیگر صوبوں کے ساتھ بات کرنا ہے آپ اگر ہمارا اعتماد ساتھ لے جائیں گے تو آپ کے ہاتھ کمزور نہیں ہوں گے۔ جو ہماری مدد کی ضرورت ہوگی ہم مدد کریں گے۔ سب کو ساتھ لے کر چلیں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر:۔ محمد اسحاق خوستی صاحب پہلے کھڑے ہیں ان کو پہلے موقع دیں۔

مولانا محمد اسحاق خوستی:۔ جناب اسپیکر! جہاں تک قرارداد کا تعلق ہے ہم اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں اور اس کے متعلق یہ کہتے ہیں اس سے متفق تو ہیں لیکن آخر میں ایک فقرہ ہے کہ ملازم کی وفات کے بعد ان کے عزیز و اقارب کو رکھا جائے اس کی ضرورت نہیں ہے میری گزارش ہے کہ آپ اس قرارداد کے اس حصے کو حذف کر دیں اور ترمیم کے ساتھ منظور کر لیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب اسپیکر:۔ ارجن داس بگٹی صاحب۔

مسٹر ارجن داس بگٹی:۔ جناب اسپیکر! جیسا کہ معزز رکن اور ہمارے وزیر صاحب نے یہ قرارداد پیش کی ہے اس قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے میں عرض کرونگا کہ قانون کے تحت یہ مصدقہ بات ہے کہ کچھ عرصہ بعد عارضی ملازم کو مستقل کیا جاتا ہے یہ واضح امر ہے اور تاریخی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ انسان کی کیا ضروریات ہوتی ہیں اور اس کے کیا حقوق ہوتے ہیں جہاں ضروریات کی بات ہے انسان حصول روزگار کیلئے اپنے گرد و نواح کو شاں رہتا ہے۔ اور کوشش کرتا ہے اس کو سرکاری اداروں میں روزگار

حاصل ہو اور اس کے حقوق مسلّم ہوتے ہیں اور ان کے حقوق کے بارے میں آج یہ قرارداد پیش ہوئی ہے میں اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتے ہوئے اپنے تمام معزز ساتھیوں سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس کی بھرپور حمائیت کریں تمام ملازمتوں میں یہاں کے مقامی باشندوں کو رکھا جائے ان کو وہ تمام مراعات فراہم کی جائیں جن کے وہ حقدار ہیں اور ریٹائر ہونے والے تمام ملازمین کے واجبات ادا کئے جائیں انکے حوالے سے میں یہ بات کروں گا کہ اگرچہ اس کا تعلق مرکز سے ہے مگر اس کا تعلق صوبے سے بھی ہے جہاں تک بات ہے مزدور کے حقوق کی تو یہ صداقت کی بات ہے جب او جی ڈی سی کے ساتھ یہ فیصلہ ہوا تھا تو چاہیئے تھا کہ تمام حقوق اور مراعات ان کو مل جاتے لیکن افسوس بقول شاعر ۔

؎ چند بگولے ہیں دیوار کھڑی کر دیتے ہیں ۔ شکریہ ۔

جناب اسپیکر :۔ مسز رضیہ رّب صاحبہ !

مسز رضیہ رّب :۔ جناب اسپیکر ! میں کچھ مختصر الفاظ میں عرض کرنا چاہتی ہوں قرارداد کی مخالفت تو میں ہرگز نہیں کرسکتی کیوں کہ یہ قرارداد ایک اہم

مسئلے سے متعلق ہے لیکن جیساکہ ہمارے معزز ساتھی میر ظفر اللہ جمالی صاحب نے کہا ہے کہ ضرور اس ایوان کو اعتماد میں لیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا جہاں تک قرارداد کا تعلق ہے اس کی مخالفت کوئی نہیں کرتا ہے لیکن اس ایوان کے تمام ممبران کو ضرور اعتماد میں لیا جائے۔

جناب اسپیکر:۔ اب قرارداد پر ڈاکٹر عبدالمالک بات کریں گے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ وزیر صحت:۔ جناب اسپیکر! بلوچستان ہمارا ہے اور ہم بلوچستان کے ہیں ہم جہاں کہیں بھی ہوں ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم یہاں کے حقوق کا تحفظ کریں اور یہ بات واضح ہے کہ ہم نے بلوچستان کے حقوق کی بات کی ہے اور کریں گے۔ بلوچستان کے لوگوں کا جس انداز سے استحصال ہو رہا ہے ہم سمجھتے ہیں حکومت کے حوالے سے گو کچھ بھی ہے ہم ان کے حقوق کا تحفظ کریں گے جیساکہ ظفر اللہ جمالی صاحب نے بھی کہا ہے اس کی حمایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے کہا ہمیں اعتماد میں لینا چاہیئے موجودہ حکومت نے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ جس حوالے سے بلوچستان کی بات کی ہے وہ وسائل کے حوالے سے ہو یا اس کے دوسرے حقوق کے حوالے سے

ہوا اس نے اپنا جو موقف اپنایا ہوا ہے۔ وہ میرے خیال میں صحیح ہے میں ان کو
داد دیتا ہوں اور یہ کہوں گا کہ چاہے ہم ایوان میں ہیں یا ایوان سے باہر ہوں بلوچستان
میں موجودہ حکومت نہ ہے یا دوسری حکومت آئے ہم ایک ہیں ہمارا موقف ایک ہے
اور یہ واضح ہے کہ ہمیں بلوچستان کے حقوق کی پاسبانی کرنا ہے اور جو ہمارا مال لوٹا
ہوا ہے ہم کو واپس کرنا ہو گا ہم اس جدوجہد کو آگے لے جائیں گے جہاں تک او جی
ڈی سی کا تعلق ہے یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے یہ ایک بہت اہم بات ہے حد تو
یہ ہے کہ وہاں لوگ مزدور بارہ بارہ سال سے پندرہ سال سے کام کر رہے ہیں ان کے
حقوق کو vialate کیا جا رہا ہے۔ لیبر لا کو وائلیٹ vialate کیا جا رہا ہے اگر ایک
مزدور ہے ان کو اگر نوے دن کے لئے عارضی طور پر رکھا گیا ہے تو وہ خود نوے دن
کے بعد مستقل ہو جاتا ہے لیکن ستم اور ظلم یہ ہے کہ او جی ڈی سی کے حاکم بلوچستان
کے وسائل کو مال غنیمت سمجھ کر لوٹ رہے ہیں وہ اس بے چارے مزدور کو صرف دو دن
پہلے نکال دیا جاتا ہے اور پانچ دن کے بعد اس کو واپس ملازمت پر رکھ دیا جاتا ہے
تاکہ وہ یہ بھی کہہ سکیں کہ لیبر لا کی بھی پاسبانی کر رہے ہیں لیکن وہ انسانیت سے اور وہاں
کے لوگوں کے ساتھ مذاق کر رہے ہیں۔ یہ ہمارا بنیادی حق ہے میں اپوزیشن کے ممبران سے
بھی یہ توقع رکھوں گا کہ جو ایک چیز ہے ہمارا حق ہے وہ ہمیں ملنا چاہئے اگر چہ ہلی حکومت نہیں

دیتی رہی تو ہمارے اوجی ڈی سی فیڈرل گورنمنٹ نے اب یہ انکار کیا ہے کہ اس کو اسطرح سے نہیں دیں گے جیساکہ پہلے مذاکرات ہوئے تھے تو حکومت بلوچستان کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس مسئلے کو ہاؤس میں لائے کیوں کہ باہر حل نہیں ہوسکا ہے یہ ایک واضح مسئلہ ہے یہ ہاؤس میں لائیں یہ ایوان اس پر بحث کریں، اور وہ اس قرارداد کو پاس کرائیں اور یہ اپنی قرارداد وفاقی حکومت کو بھیجیں اس قرارداد کی سب کو حمایت کرنا چاہیئے کیوں کہ یہ بلوچستان کے عوام کی ضرورت ہے اور اہم مسئلہ ہے لہذا اس کی حمایت کی جائے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر:۔ چونکہ اس قرارداد کے حق میں ایوان نے متفقہ رائے دی ہے لہذا قرارداد نمبر۱ منظور کی جاتی ہے۔

(ایوان کی متفقہ رائے سے قرارداد منظور کی گئی)

جناب اسپیکر:۔ اب مولوی نور محمد صاحب، وزیر بلدیات، اپنی قرارداد نمبر۲ ایوان میں پیش کریں۔

مولوی نور محمد :- جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ :-

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ ملک میں گذشتہ چار ماہ سے رائج سیور ریفل ٹکٹ کی انعامی اسکیم کو وفاقی حکومت فوری طور پر ممنوع قرار دے کیونکہ اس اسکیم کے تحت سادہ لوح عوام سے ناجائز طریقے سے رقم بٹوری جا رہی ہے۔ سیور ریفل کی یہ اسکیم لاٹری کے زمرے میں آتی ہے اور شرعی نقطۂ نظر سے لاٹری کے زمرے میں آنے والے تمام اقدام قطعی ممنوع ہیں۔

مزید برآں جبتک وفاقی حکومت مذکورہ اسکیم کو ممنوع قرار نہیں دیتی صوبائی حکومت صوبہ بلوچستان میں اس اسکیم کے تحت فروخت ہونے والے ٹکٹوں پر مکمل پابندی عائد کرے۔

جناب اسپیکر :- قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ :-

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر وفاقی حکومت

سے رجوع کرے کہ ملک میں گذشتہ چار ماہ سے رائج سیور ریفل ٹکٹ کی انعامی اسکیم کو وفاقی حکومت فوری طور پر ممنوع قرار دے کیونکہ اس اسکیم کے تحت سادہ لوح عوام سے ناجائز طریقے سے رقم بٹوری جارہی ہے سیور ریفل کی یہ اسکیم لاٹری کے زمرے میں آتی ہے اور شرعی نقطۂ نظر سے لاٹری کے زمرے میں آنے والے تمام اقدام قطعی ممنوع ہیں مزید برآں جب تک وفاقی حکومت مذکورہ اسکیم کو ممنوع قرار نہیں دیتی صوبائی حکومت صوبہ بلوچستان میں اس اسکیم کے تحت فروخت ہونے والے ٹکٹوں پر مکمل پابندی عائد کرے ۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) جناب اسپیکر! ہماری اطلاع کے مطابق جو آج صبح ہم نے کنفرم کی ہے لاہور کی ہائی کورٹ میں ایک شہری نے اس پر ایک کیس دائر کیا ہے شاید اسلیئے کہ یہ شریعت کے خلاف ہے چونکہ یہ معاملہ اب کورٹ میں زیر سماعت ہے لہٰذا ہمارے قوانین کے مطابق ہم اسے یہاں زیر بحث نہیں لا سکتے اسلیئے میں گزارش کروں گا کہ اسے زیر بحث نہ لایا جائے ۔

جناب اسپیکر:- میرے خیال میں وزیر موصوف نے جیسے فرمایا چونکہ

یہ معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے اسلئے اس پر یہاں مزید بحث نہیں ہو سکتی

مولوی عصمت اللہ۔ وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر ! میں آپکی اجازت سے یہ کہوں گا کہ جانتک وزیر موصوف نے فرمایا ان کی بات اپنی جگہ درست ہے لیکن میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس قرارداد میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ ناجائز ہے لہذا اسکے ناجائز پہلو کی وضاحت کیلئے شرعی نقطہ نظر سے وضاحت کرنا چاہتا ہوں

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

ان الخمر والمیسر والانصاب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب اسپیکر : مولانا صاحب جیساکہ وزیر موصوف نے کہا یہ معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے اسلئے اس قرارداد پر یہاں تقریر نہیں کی جا سکتی ۔

وزیر خزانہ :- جناب والا! میں شرعی نقطہ نظر سے اسکی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صحیح ہے کہ یہ زیر سماعت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

سردار ثناء اللہ خان زہری :- جناب والا! میں مولانا سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا سارے ملک میں اسلامی نظام رائج ہے؟ اور اگر سارے ملک میں اسلامی نظام رائج نہیں تو وہ اس صوبائی اسمبلی میں یہ معاملہ پیش نہ کریں بلکہ پہلے مرکز سے پوچھیں کہ ملک میں اسلامی نظام کیوں رائج نہیں ہے۔ لہذا انکو صوبائی اسمبلی میں اس قسم کی باتوں کو اٹھانے کا اختیار نہیں ہے۔

وزیر خزانہ :- جناب میں یہ بات سمجھتا ہوں کہ واقعی یہ آئین میں ہے لیکن اس کے شرعی پہلو کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

میر ظفر اللہ خان جمالی :- جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ ہم کسی جلوس جلسے یا مارکیٹ میں نہیں بلکہ پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں وزیر موصوف نے وضاحت کردی ہے کہ یہ بات عدالت میں زیر سماعت ہے جسے انگریزی میں Prejudice کہتے ہیں آپکو بحیثیت اسپیکر یہ آئینی اختیار حاصل ہے کہ آپ آئینی مراعات کو تحفظ دیں جیساکہ مولانا صاحب نے فرمایاکہ وہ اس کے شرعی پہلو کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں

تو کسی بھی لحاظ سے خواہ شرعی ہو یا کوئی اور اس کی کوئی گنجائش نہیں وہ یہاں اظہار خیال نہیں کر سکتے لہذا آپ مہربانی فرما کر اپنی رولنگ دے کر یہ سب کچھ ختم کریں۔

جناب اسپیکر:۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کے رول نمبر ۱۰۵ کے تحت اس قرارداد پر بحث کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ میں آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں۔

"کسی ایسی قرارداد کو پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی جس کے ذریعہ کسی ایسے معاملہ کو زیر بحث لانا مقصود ہو جو عدالتی یا نیم عدالتی فرائض کی انجام دینے والے از روئے قانون قائم شدہ ٹریبونل یا ہیئت حاکمہ کے روبرو یا کسی کمیشن یا تحقیقاتی عدالت جو کسی معاملہ کی تفتیش یا تحقیقات کرنے کیلئے مقرر کی گئی ہو، کے روبرو زیر التواء ہو یا ایسی قرارداد کسی ایسے معاملہ کو زیر بحث لانے کیلئے رکھی ہو کسی وزیر نے اس وجہ سے اعتراض کیا ہو کہ یہ مفاد عامہ کے منافی ہے"

وزیر خزانہ:۔ جناب اسپیکر۔ میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر:۔ اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۸۹ء صبح گیارہ بجے تک کیلئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر بارہ بجکر دس منٹ پر مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۸۹ء پنجشنبہ صبح گیارہ بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا۔)